تحقید

جلد04، شمارہ01، جون2023

فرانز کافکا: بیسویں صدی کا ایک غیر معمولی فکشن رائٹر

Franz Kafka: An Extraordinary Fiction Writer of the Twentieth Century

Dr. Nabeel Ahmad

Associate Professor, Department Urdu, Division of Islamic and oriental learning, University of Education, Lahore

Dr. Sher Ali

Chairman Urdu department , Al-Hamd Islamic University, Islamabad

ڈاکٹر نبیل احمد (ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، ڈویژن آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور)

ڈاکٹر شیر علی، چیئرمین اردو ڈیپارٹمنٹ، الحمد اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد

Abstract: Franz Kafka is what only Franz Kafka could be. He was one of the stalwarts of twentieth century literature who hued out new vistas of meanings in literature, carved a niche in literary genre called ' Kafkaesque ' and leaving questions through his creative works that have the ability to continue to haunt his discerning readers. Translated into urdu, Kafka has come to create a special bond with his urdu language readers through some splendid translations which have removed semantic barriers between the creator and his avid audience. In the present article, the writer has focused on Kafka's two seminal works; Metamorphisis and The Trial to bring out issues which permeate Kafka's writing. Different layers of meaning and literary interpretations of these two works have been analyzed threadbare so as to understand Kafka through the prism of multiple perspectives.

p ISSN: 2789-4169

e ISSN :2789-6331

Received: 20-5-2023

Accepted:

Online:

Copyright: © 2023 by the authors. This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

فرانز کافکا(۱۸۸۳ء۔۱۹۲۴ء) جرمن نژاد فکشن رائٹر جو پراگ میں پیدا ہوئے تھے۔ اگرچہ کافکا کی مادری زبان چیک تھی، لیکن اُس نے جرمن زبان کو اپنے ادبی اظہار کے لیے منتخب کیا۔ اُن کا پہلا افسانہ ۱۹۰۸ء میں Contemplation کے زیرِ عنوان ادبی جریدے 'Hyperion' طبع ہو کر منظرِ عام آیا تھا۔(۱)

میکس براڈ (Max Brad) جو کافکا کا ایک انتہائی قریبی دوست تھا، جس نے کافکا کی موت کے بعد اُس کے ادبی کام کو شایع کرانے کے فرایض بہ خوبی انجام دیے، میکس براڈ ہی تھا، جس نے نہ صرف کافکا کی ہمیشہ پذیرائی کا کام کا جاری رکھا بلکہ وہ کافکا کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ اُسے لکھنے کے عمل کی ترغیب بھی برابر دیتا رہتا تھا۔(۲) کافکا نے ۱۹۱۲ء میں اپنی نہایت اہم ادبی کتاب Das Urteil(The Judgement/ The Verdict) شایع کروائی۔ اِس کہانی کا بنیادی تھیم ایک باپ اور بیٹے کے پریشان کُن اور اذیّت ناک کا تعلقات کے گرد اپنا معنوی دائرہ مکمل کرتا ہے۔ اس کا اندازہ یا سُراغ ایک سوانحی معلومات کے تئیں لگایا جا سکتا ہے، سوانحی معلومات ایک بیٹے اور باپ کے تعلق کو ظاہر کرتی ہیں، وہ اِس لیے کہ کافکا کے حاوی باپ نے شاذ و نادر ہی آنکھوں سے دیکھا اور محسوس کیا ہو گا۔ خود کافکا نے اِس کہانی کو "جسم اور روح کا مکمل آغاز" قرار دیا ہے۔ کافکا کے اپنے الفاظ کا انگریزی ترجمہ کچھ اِس طرح سے ہے:

'Complete opening of body soul'(۳)

یہاں اس امر کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مصنف جو اپنے خول یا بطون میں بار بار پناہ لیتا ہے تو اُس کی ایک وجہ اُس کے باپ کی حد سے زیادہ دبدبے یا حاوی و غالب ہونے کی شدید سوچ یا رویہ بھی ہے جو کافکا کو ایک طرف تو تنہائی کا شکار کرتا ہے تو دوسری جانب احساسِ بیگانگی کی نفسیات کو بھی جنم دیتی ہے۔ "فیصلہ" کے بعد کافکا کا ایک اور ادبی کام منصۂ شہود پر آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے بہت زیادہ اہمیت اختیار کر گیا۔ کافکا نے ۱۹۱۵ء میں اپنا ایک اور انتہائی اہم ادبی کام 'The Metamorphosis' حوالۂ قلم کیا۔ دُنیا کے بیش تر ادبی ناقدین متفقہ طور پر اِس ادبی کام کو بیسویں صدی کے عظیم ترین ادبی کارناموں میں شمار کرتے ہیں(۴)۔ اِس کے بعد کافکا کی کتاب 'In the Penal Colony' ۱۹۱۹ء میں زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آنے والی اگلی ایک اہم کتاب تھی، جس میں اُس دور کے تشدد اور پھانسی کے اذیّت ناک اور پریشان کُن مسائل کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ 'The Metamorphosis' میں یہ مسئلہ دیگر معاملات کے علاوہ جذباتی سطح پر اذیّت اور احساس بیگانگی جیسے انتہائی نازک اور حسّاس موضوع کے گرد اپنا معنوی دائرہ مکمل کرتا ہے جب کہ 'In the Penal Colony' میں اذیّت ناک جسمانی تشدد کی خوف ناک

اور گھناؤنی صورتوں کو موضوع بنایا گیا ہے، اِس طرح کے جسمانی تشدد کی متعدد شکلیں اس کام میں دیکھی اور محسوس کی جاسکتی ہیں۔ اِس ادبی کام کے بعد کافکا کا ایک اور اہم ادبی کام 'A Hunger Artist' کے زیرِ عنوان ۱۹۲۴ء میں منصۂ شہود پر آیا۔(۵) اس میں ایک تخلیق کار کی بھوک ہڑتال کی کیفیت کو موضوع بنایا گیا ہے، جس میں علامتی اور استعاراتی سطح پر یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ ایک تخلیق کار کے کام کو معاشرہ کس طریقے سے نظر انداز کرتا ہے۔ اِسی طرح کے موضوع کو اُن کی آخری طبع شدہ کہانی 'Josephine the Singer/ Mouse folk' میں بھی پیش کیا گیا ہے مگر تکنیک بھی قدرے مختلف ہے اور موضوع کو بھی وہ آگے لے کر گئے ہیں۔

کافکا کا ایک ناول جسے اُس نے ۱۹۱۲ء میں 'The Man who Disappeared/ Amerika' کے زیرِ عنوان لکھنا شروع کیا تھا(۶)۔ اُس نے اِس کا عنوان 'The Man who Disappeared' رکھا تھا، جس کا بعد میں میکس براڈ نے عنوان تبدیل کر کے 'Amerika' رکھ دیا تھا اور اسی عنوان کے ساتھ مذکورہ کام کو شایع بھی کرایا تھا۔ اس ناول کا بنیادی تھیم یہ ہے کہ انسان ذہنی و فکری سطح پر جو کچھ بھی اپنے پُرکھوں سے میراث میں پاتا ہے، وہ کسی نہ کسی شکل میں اُس کے بطون کا حصہ رہتی ہے اور جیسے ہی مناسب محرکات میسّر آتے ہیں تو وہ سہولت کے ساتھ اُس کو اپنی یادداشت میں تازہ بہ تازہ پاتا ہے۔ کئی ایک لحاظ سے یہ تخلیقی اور نفسیاتی نوعیت کا کام قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس ناول میں متعدد تجربات کیے گئے ہیں اور اُن تجربات کا تعلق کافکا کے اُن رشتے داروں کے ساتھ قائم کیا جاسکتا ہے جو 'امریکہ' میں رہایش پذیر تھے۔

کافکا کا ایک اور انتہائی اہم ادبی کام 'The Trial' ہے جسے وہ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچا سکے تھے، جس پر اُنھوں نے ۱۹۱۲ء کے لگ بھگ کام شروع کیا تھا مگر مکمل نہیں کر پائے تھے۔(۷) اُس کا یہ کام اُس کی مرگ کے بعد ۱۹۲۵ء میں شایع ہو کر منصۂ شہود پر آیا تھا۔ یہ ایک کردار 'Joseph K' کی کہانی پر مشتمل ایک اہم ادبی کام ہے۔ 'جوزف کے' کو ایک نامعلوم اور نادیدہ اتھارٹی نے گرفتار کیا تھا اور اس کردار کو اُس کے جُرم کا معلوم ہی نہیں تھا اور اس کے خلاف ایک 'مقدمہ' چلایا گیا تھا۔ اب یہاں ایک اور بات کا بھی پتا چلتا ہے کہ 'جوزف کے' بھی اپنے جرم سے ناواقف تھا اور اُس اس نامکمل ناول کے قاری پر بھی یہ نہیں کُھلتا کہ آخر 'جوزف کے' کا جُرم کیا تھا؟ ایک نہایت اہم

نقاد Patrick Bridgewater نے کافکا کے مذکورہ ادبی کام اور دستئفسکی کے

ناول 'Crime and Punishment' اور 'The Brothers Karamazov' کے مابین مماثلتیں بھی تلاش کی ہیں۔ ژاں پال سارتر کے مطابق 'The Trial' یہودیوں کے خلاف سامی مخالف رویوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ واضح رہے کہ کافکا کی تینوں بہنیں نازی حراستی کیمپوں میں موت کے گھاٹ اُتار دی گئی تھیں۔

فرانز کافکا کا ایک اور اہم ادبی کام جو علامتی اور استعاراتی نوعیت کی بھی غمّازی کرتا ہے۔ وہ اُس کا

ناول 'The Castle' ہے۔ مذکورہ ناول کا پروٹیگنسٹ یا مرکزی کردار 'K' ہے۔ ناول 'قلعہ' میں ایک ایسی ملازمت کی جانب اشارہ ملتا ہے جس کی نوعیت کیا ہے؟ نہیں معلوم۔ اور پھر یہ کہ یہ بھی نہیں معلوم کہ ایک خدمت گزار اپنے فرائض کس طریقے سے انجام دے اور اپنے مخالفین کی سازشوں اور منتقم مزاجیوں سے کس طرح دامن بچانے کی کوشش کرے۔ اس ناول میں فرد کی بیگانگی اور بیوروکریسی کے عام لوگوں کے تئیں عجیب و غریب رویوں کو بھی علامتی سطح پر موضوع بنایا گیا ہے۔ فرانز کافکا کے معروف معاصرین میں Theodore Dreiser جس کی ایک نیچرلسٹ مصنف کے طور پر ایک واضح شناخت قائم ہے جو نیچرلسٹ سکول آف رئیل ازم سے منسلک تھا۔ اسی طرح Pablo Picasso اور Federico Lorca اور Maxim Gorky خاص طور سے نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔

کافکا ایک ایسا فکشن رائٹر ہے جس پر نہ صرف بہت زیادہ لکھا گیا ہے بلکہ اس پر بہت عمیق نظری کے ساتھ تحقیق بھی کی گئی ہے اور کئی ایک نقطہ ہائے نظر کے ساتھ اُس پر لکھا بھی گیا ہے۔ اُس کے فکشن کی متعدد زاویوں سے تعبیرات و تصریحات کی گئی ہیں اور متضادات زاویۂ نظر سے بھی اُس کے ادبی کام کی تصریحات کی گئی ہیں۔ اُس کے ناولوں اور کہانیوں کو کئی ایک پہلوؤں اور جہات کے ساتھ جانچا پرکھا گیا ہے۔ اُس کی کہانیوں کی سیکڑوں تعبیرات و تشریحات کی جا چکی ہیں۔ اس کے باوجود کافکا اپنے قاری کے لیے کئی ایک نئی تعبیرات و توضیحات کی راہیں کھولتا ہے۔ کئی ایک لحاظ سے فرانز کافکا آج بھی اہمیت کا حامل ہے اور اس کا کام عصرِ حاضر کی پیچیدگیوں اور انسانی اُلجھاووں کے ساتھ لگّا کھاتا ہے۔ اُس کی کہانیوں کا کئی ایک نقطہ ہائے نظر سے تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ سوانح عمری کے نقطۂ نظر سے بھی اُس کے کام کی تعبیر و تصریح کی جا سکتی ہے۔ مذکورہ مکتبِ فکر عیاں کرتا ہے کہ کافکا اپنی زندگی میں کئی صدمات، تنازعات اور اُلجھنوں سے دوچار رہا اور آخرِکار کئی ایک صدمات کے اثرات اُس کے کہانیوں میں بھی جھلکتے ہیں۔ سوانحی حوالے سے ایک واضح تنازع جس سے وہ دوچار رہا، اُس کا اپنے دبنگ اور حاوی باپ کے ساتھ ایک انتہائی پیچیدہ اور مشکل رشتہ تھا جس سے اُس کا سابقہ پڑا۔ اُس کا باپ ہرمن کافکا اپنے بیٹے فرانز کافکا کی تخلیقی اور فنکارانہ صلاحیتوں کا کبھی ادراک نہ کر پایا اور نہ اُس حسّاسیّت کو سمجھ

پایا، جو ایک تخلیق کار کو قدرت نے ودیعت کی ہوتی ہے۔ اُس کے والد ایک کاروباری سوچ کے حامل شخص تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ کافکا کو بھی اسی میدان میں دولت کما کر نام کمانا چاہیے اور اُسے ایک کامیاب اور پریکٹیکل شخص کی صورت میں کامیاب زندگی گزارنی چاہیے جب کہ کافکا نے خود کو اپنے آزادانہ نقطۂ نظر کے مطابق منقلب کرنے کی کوشش جاری رکھی جس میں اُسے ذہنی ونفسیاتی مصائب ومسائل سے بھی گزرنا پڑا۔ کافکا نے اپنے والد کے نام جو خطوط حوالۂ قلم کیے، اُن خطوط میں اُس نے مذکورہ تصادم کو موضوعِ سخن بنایا ہے۔ اُس کی شخصیت کی ایک اور جہت اس کے مذہبی شکوک وشبہات کی جانب بھی اشارہ کرتی ہے جو اس کے یہودی عقائد کی جانب بھی اشارہ کرتی ہے۔ تنازع کی ایک اور صورت اس کی بیچلر حیثیت اور متعدد خواتین کے ساتھ تعلقات کی نوعیت بھی تھی جس کی وجہ سے وہ اندرونی کشمکش سے دوچار رہا۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ اُس کا Felix Bauer کے ساتھ تعلق تھا (اور اُس کے بعد کئی دوسری خواتین کے ساتھ)، اُس نے اُس کے لیے تخلیقی محرک کا کام کیا کیوں کہ اُس نے باوٗر سے ملاقات کے بعد ایک رات میں اپنی کتاب 'The Judgement' مکمل کی اور اسی دور میں غیر معمولی اور زبردست تخلیقی توانائی کے ساتھ اس نے 'The Man who Disappeared' اور 'The Metamorphosis' کتابیں مکمل کیں۔ اِس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں لیا جا سکتا کہ اُن میں سے کوئی ایک خاتون یا کئی ایک خواتین اُس کے مذکورہ تخلیقی کام کی تکمیل کا براہِ راست ذریعہ قرار دی جا سکتی ہیں۔ یہ حیرت انگیز نہیں ہے کہ عظیم مصنفین اور فنکاروں کو خواتین کے ذریعے تخلیقی کام کے لیے تحریک میسّر آ رہی تھی یا مل رہی تھی یا عظیم ادب تخلیق کرنے والوں کو خواتین کے ذریعے متاثر کیا جا رہا تھا۔ مغربی ادب میں متعدد ایسے بڑے مصنفین کی مثالیں ملتی ہیں، جنھیں نہ صرف خواتین نے متاثر کیا بلکہ ایسی ہی تحریک کے نتیجے میں اُنھوں نے بڑے ادب پارے تخلیق بھی کیے۔ اپنی زندگیوں میں اسپینسر، دانتے، رابرٹ براؤننگ، ڈی ایچ لارنس اور ڈبلیو بی ییٹس بھی خواتین کے حُسن جمال سے بڑی حد تک متاثر تھے اور اس طرح کی اور بھی کئی ایک مثالیں ادب میں موجود ہیں۔

بعض ناقدین اور یہاں تک کہ میڈیکل ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ کافکا ایک نفسیاتی عارضے 'Schizoid Personality Disorder' سے پریشان تھے۔ ایسے ہی ڈاکٹروں میں سے ایک ڈاکٹر Perez Alvarez بھی شامل تھے (جیسا کہ ملّر نے نقل کیا ہے: ۱۹۸۴ء، ص ۲۴۲ تا ۳۰۶)، ملّر کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ کافکا کا ایسا انداز نہ صرف "میٹامورفوسس" میں اُس کے نفسیاتی عارضے کی غمّازی کرتا ہے بلکہ اُس کی بعد کی تحریروں میں بھی ایسی ہی عارضے اور خرابی کی علامتیں ظہور کرتی ہیں یا عیاں ہوتی ہیں۔ (۹) کافکا نے بہ ذاتِ خود اپنی 'ڈائری' میں تحریر کیا ہے:

''میرے دماغ کے اندر ایک زبردست دُنیا ہے، لیکن میں اپنے آپ کو کیسے آزاد کروں اور مذکورہ دُنیا کی چیر پھاڑ کیے بغیر یا ٹکڑے ٹکڑے کیے بغیر کس طریقے سے آزاد کروں؟'' اسی طرح اٹلی کے ہسپتال میں نفسیات کے محققین ڈاکٹروں میں شامل دو ڈاکٹروں Alessia Corelli اور Antonio Perciaccante کی یہ رائے تھی کہ شاید کافکا کو ''بارڈر لائن پرسنلٹی ڈِس آرڈر'' کا سامنا تھا۔ میونخ یونیورسٹی کے ایک ریسرچر مینفرڈ ایم فشر کے مطابق کافکا Anorexia nervosa (ایک کھانے کی بیماری)، میں مبتلا تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اُس نے خودکُشی کی بھی مذکورہ بیماری کی وجہ سے کوشش کی ہو!

کافکا اپنے عقیدے کے اعتبار سے ایک یہودی تھا اور وہ مشرقی یورپ کے یہودیوں سے متاثر تھا جو اُس کے مطابق مغرب کے دیگر یہودیوں سے بہت زیادہ روحانیت پر یقین رکھتے تھے۔ کافکا یِڈش زبان کے متعدد یہودی مصنفین سے نہ صرف براہِ راست متاثر تھا بلکہ اُس نے یِڈش کے مصنفین کا عمیق مطالعہ بھی کیا ہوا تھا۔ تاہم وہ بسا اوقات اس طرح کے یہودی عقائد و نظریات سے خود کو بیگانہ بھی تصور کرتا تھا۔ کافکا کے ایک اہم نقاد Hawes کی رائے ہے کہ اُس کی تحریروں میں یہودی کرداروں، صورتِ حال یا مناظر اور یہودی نوعیت کے حامل موضوعات کی بہت زیادہ کمی ہے۔ اس کے برعکس بیسویں صدی کے ایک انتہائی اہم نقاد Harold Bloom ''اگرچہ کافکا اپنی یہودیت سے بڑی حد تک عاجز تھا۔ اِس کے باوُجود وہ ایک بہترین یہودی مصنف ہے۔'' (۹) اسی طرح کافکا کے ایک اور نقاد Pavel Eisner پاول آئزنر کافکا کے ابتدائی مترجم کے متعلق لکھتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کچھ اس طرح سے کرتے ہیں کہ ''پراگ میں یہودیت کا مجسمہ ہے، یورپ میں مضمرات کے لحاظ سے یہ رائے بھی اہمیت سے خالی نہیں ہے۔ ''دی ٹرائل''، یعنی 'مقدمہ' کا پروٹیگنسٹ 'جوزف کے' جو ایک جرمن یہودی کردار ہے جسے علامتی سطح پر ایک چیک نے گرفتار کیا ہے۔ وہ اس بے قصور جُرم کے لیے کھڑا ہے جو جدید دُنیا میں ایک یہودی کو متاثر کرتا ہے حال آں کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ وہ خود یہودی ہے۔'' (۱۰) فرانز کافکا بیسویں صدی کے ابتدائی چند برسوں کے چند ایک عظیم فکشن نگاروں میں نہایت قد آور فکشن نگار تھے اور اُس کے کام معنویت عصرِ حاضر کی صورتِ حال اور معروض سے کئی ایک حوالوں سے لگّا کھاتی ہے۔ اُن کی مختصر کہانیاں اور اُن کے ناول کئی ایک موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ کافکا کے بڑے موضوعات میں بیگانگی، سماجی کی سطح پر بیوروکریسی کے استحصال کرنے کی کئی ایک پرتیں دیکھنے کو ملتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ عام آدمی کا احساسِ شکست اور نفسیاتی و باطنی سطح پر توڑ پھوڑ، سزا اور موت، اعترافِ جُرم کی پیچیدگیاں، طاقت ور کا اپنے اختیارات کو ہر طرح سے (جائز و ناجائز) استعمال کرنے کا نشّہ وغیرہ۔ کافکا اپنے افسانوں، ناولوں کے قاری کے لیے کوئی سامانِ نشاط کا انصرام نہیں کرتا بلکہ وہ تو صورتِ حال کو بے نقاب کرنے

کے بعد قاری کے لیے سامانِ تفکر فراہم کرتا ہے۔ اُس کے ناولوں میں بسا اوقات اُداسی کے مناظر شکلیں بدل بدل کر قاری کے سامنے ظہور کرتے ہیں۔ کافکا کے افسانوں اور ناولوں کے پروٹیگنسٹ عام آدمی دکھائی دیتے ہیں جو زندگی کے مصائب و مسائل کا سامنا کرتے رہتے ہیں اور اس طرح کا تسلسل نا مختتم دکھائی دیتا ہے۔

میٹامورفوسس (قلبِ ماہیئت) میں مرکزی کردار گریگور سامسا (Gregor Samsa)، پیشہ کے لحاظ سے ایک سفری سیلز مین اور خاندان کے لیے روزی روٹی کمانے والا واحد آدمی ہے)، ایک خوش گوار صبح کو جب وہ سو کر اٹھتا ہے تو وہ اپنے آپ کو ایک مکوڑے میں تبدیل پاتا ہے) اس طرح اس کی زندگی الٹ پلٹ ہو جاتی ہے یا اُس کی زندگی کے بھیانک دن شروع ہو جاتے ہیں۔ کہانی کی کئی ایک حوالوں سے تعبیر و تصریح کی جاسکتی ہے۔ گریگور دراصل اس فرم میں جس فرم میں وہ ملازم ہے، اُس فرم میں وہ اپنی پوزیشن کے بارے میں بہت زیادہ فکر مند ہے اور ذاتی سطح پر اُس کے لیے اِس کے کیا معنی ہیں۔ جس کے لیے وہ اپنی ٹرانسفرمیشن کی وجہ سے اب کام نہیں کر سکتا۔ ذاتی سطح پر اس کے لیے اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد اس کے گھر والوں کا ردعمل سامنے آتا ہے۔ اس کی ماں فطری طور پر پریشان اور عمیق فکر مندی میں مبتلا ہے، اس کی بہن گریٹے (Grete) جس کے ساتھ وہ اپنی جون بدلنے سے پیش تر بہت زیادہ اپنائیت کے رشتے کے احساس میں منسلک تھا، وہ اس کے لیے مددگار بھی تھی اور اس کی بہت زیادہ احتیاط بھی کرتی تھی اب جب کے اُس کے بھائی کی ٹرانسفرمیشن ہو چکی ہے، اِس عمل سے قبل وہ اپنے بھائی کا بہت زیادہ احساس کرتی تھی۔ درحقیقت، وہ اپنی ماں سے ناراض بھی ہوتی ہے اگر وہ سامسہ کے قریب جانا چاہتی ہے۔ تاہم، گریگور سامسا کو اپنی زندگی میں اُس وقت بہت بڑا صدمہ پہنچا، جب اسے معلوم ہوا کہ اس کا باپ نہ صرف اس کی قسمت سے لاتعلق ہے، بلکہ درحقیقت اس کا مخالف ہے۔ وہ ابتدائی طور پر یہ سمجھنے میں ناکام رہتا ہے کہ اس کی وجہ کیا ہے، لیکن جیسے ہی مالی بحران آتا ہے (چوں کہ اب سمسا مزید کام نہیں کر سکتا اور نہ گھر کو چلانے میں مالی طور پر یا کسی بھی اور لحاظ سے تعاون کر سکتا ہے اور نہ وہ کسی تعاون کی صلاحیت رکھتا ہے)، اِس پر نہ صرف اس کے والد کا ردعمل بدتر ہو جاتا ہے بلکہ اس کی بہن بھی اس سے اور اس کی ضروریات سے لاتعلق ہو جاتی ہے۔ آخر میں، گریگور سامسا اپنے دُکھی وجود اور مضر حالت کا خاتمہ چاہتا ہے اور آخرِ کار اس کی خواہش پوری ہو جاتی ہے۔ اس کے خاندان کے باقی افراد یعنی پسماندگان کی زندگی جاری رہتی ہے۔ اب اس کے والدین اپنی بڑی ہونے والی بیٹی پر امیدیں باندھ لیتے ہیں۔ سمسہ کو سب فراموش کر دیتے ہیں۔ اس طرح فرد کی معاشرے سے علاحدگی اور بیگانگی (خاندان معاشرے کا پہلا ستون)، فرد کا استحصال اور اس کی ذمہ داری کے احساس کو شان دار طریقے سے سامنے لایا گیا ہے۔

میٹامورفوسس کو جرم کے کمپلیکس کے بیان کے طور پر بھی پڑھا جاسکتا ہے جو کافکا کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ اس کہانی کو سزا کی فنتاسی کے طور پر لیا جاسکتا ہے جہاں گریگور سامسا اپنے جرم کی خود کو سزا دیتا ہے۔ وہ اپنے والد کی موجودگی میں بھی، اپنے خاندان کا سب سے بڑا روٹی کمانے والا ہے مگر ایسی صورتِ حال میں وہ خود کو ایک مجرم محسوس کرتا ہے۔ وہ جرم محسوس کرتا ہے کیوں کہ اُس کا حاوی اور دبنگ باس اُسے سخت ناپسند کرتا ہے۔ وہ خفیہ طور پر اپنی نوکری اور اپنے دبنگ باس سے ناراض ہوتا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ وہ جرم کا ایک اضافی احساس محسوس کرتا ہے کیوں کہ وہ اس بہت بڑی ذمہ داری سے واقف ہے جو اسے اپنے خاندان کے لیے جھیلنی ہے اور وہ ان تمام توقعات سے ناراض ہے جو اس کے خاندان نے اس سے رکھی ہیں۔ وہ لاشعوری طور پر اس سارے جرم کا خاتمہ چاہتا ہے۔ اُس کی غیر متوقع طور پر ایک کیڑے میں ٹرانسفر میشن اُسے احساسِ جرم میں مبتلا کر دیتی ہے، اس طرح کی بھیانک صورتِ حال اُس کے لیے بے چینی، اضطراب، بیگانگی اور مایوسی کے نئے صدمے کھولتی ہے۔(۱۱) اب کافکا کے ایک اور اہم ناول کی تعبیر و تصریح اور توضیح متعدد زاویوں سے کی جاسکتی ہے۔ مذکورہ ناول کا اُردو ترجمہ ''مقدمہ'' کے زیرِ عنوان کیا جاچکا ہے۔

فیصلہ: (The Judgement)

یہ کہانی کافکا کے قلم اور تخلیقی شخصیت کا ایک اور شاہکار ہے۔ کہانی کے تین اہم کردار ہیں۔ مرکزی کردار جارج بینڈیمن، ایک کامیاب تاجر، اس کے قابلِ فخر اور دبنگ اور حاوی طبیعت کا مالک والد اور مرکزی کردار جارج کا ایک دوست، جو روس میں رہتا ہے اور جس کے ساتھ جارج وقتاً فوقتاً خط و کتابت کرتا رہتا ہے۔

کہانی ایک اعلیٰ نوٹ سے شروع ہوتی ہے اور جارج بینڈیمن کی خودکشی پر منتج ہوتی ہے۔ کہانی کی کئی سطحوں پر تشریح و تعبیر کی جاسکتی ہے۔ جارج ایک کامیاب بزنس مین ہے اور اس نے اپنی پسند کی عورت سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مختلف نقادوں نے اس کام اور مصنف کی ذاتی زندگی کے درمیان مماثلتیں تلاش کی ہیں۔ کافکا جس وقت یہ کہانی لکھ رہا تھا، اُس وقت واقعی وہ فیلیس باؤر (Felice Bauer) کی محبت میں محو و گرفتار تھا۔ اُس سے کافکا اُس کے رومانس میں مبتلا تھا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کافکا کے والد نے ایک متوقع بیوی (حال آں کہ وہ فیلیس باؤر نہیں تھی) کے ساتھ ان کی منگنی کی مخالفت کی تھی۔ بعض ناقدین اسے ایک ایسے کام کے طور پر دیکھتے ہیں جس میں پدرانہ بالادستی کے فیصلے اور حاوی اور دبنگ والدین کا مسلط ہونا شامل ہے جو کافکا اور اس کے والد کے معاملے میں مبنی بر حقیقت اور درست تھا۔ تاہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک باپ اپنے بیٹے کے لیے موزوں ترین انتخاب (میچ) کی مخالفت کیوں کرے گا؟(۱۲)

فیصلے کا مسئلہ': کافکا کی کہانی تک گیارہ نقطۂ نظر۔ نیویارک: گورڈین پریس، 1976)۔ علم بشریات کی روشنی میں اس پہلو کا جائزہ لیتے ہیں۔ ان کی رائے ہے کہ تہذیب سے پہلے کے معاشروں میں یعنی Precivilization Societies میں، اولاد (بیٹا یا بیٹی) کے لیے کسی بھی طرح غالب پدرانہ شخصیت کی جگہ لینا (Dominant patriarchal figure)، (بدلنا) غیر مناسب تھا۔ اس سلسلے میں باپ کی دلچسپی کا باعث یہ بھی ہے کہ والد کی جارج بینڈیمن کی واچ چین پر مسلسل گرفت ہے گویا باپ وقت کی پیش قدمی اور عمر بڑھنے کے عمل کو روکنا چاہتا ہے (اور اس کی حتمی جگہ اس کے بیٹے کی طرف سے یعنی آخرِ کار اُس کا بیٹا اپنے باپ کی جگہ لے لیتا ہے)۔ یہ ایک ایسی تشریح و توضیح ہے جہاں باپ اور بیٹے کے درمیان بنیادی کشمکش ہے جس کی جانب کے سوانحی عناصر بھی دیتے ہیں۔ اب یہاں فرانز کافکا اور اُس کے بے رحم اور سخت گیر والد یعنی باپ اور بیٹے کے درمیان میں ایک شدید نوعیت کی کشمکش کی جانب بھی ایک اشارہ ہو سکتا ہے۔

تاہم، ایک اور، زیادہ دلکش تشریح و تصریح اور تعبیر یہ بھی ہو سکتی ہے اور یہ اہمیت کی بھی حامل ہے کہ اس کہانی میں ایک ہی مرد کردار کو ظاہر کیا گیا ہے جس کا نام جارج بینڈیمن ہے، اور پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ کہانی ایک ہی شخصیت کے تین پرتو ہوں۔ یہ اہم ہے کہ مرد کرداروں میں سے صرف ایک کا نام لیا گیا ہے اور وہ جارج بینڈیمن ہے۔ روس میں مقیم ایک کردار جو کافکا کا دوست ہے وہ اُس کی لٹریری سائیڈ کا آئینہ دار بھی تو ہو سکتا ہے اور پھر کافکا کا والد اُس کا یعنی کافکا کا ماضی بھی تو ہو سکتا ہے، جس کا نام نہیں بتایا گیا ہے۔ درحقیقت، اس بات پر اطمینان کیا جا سکتا ہے کہ تینوں کردار ایک ہی شخص، کافکا کے مختلف پہلو ہیں۔ والد، فیلیس باؤر سے ملنے سے پہلے جارج بینڈیمن کے ماضی یا خاص طور پر کافکا کے ماضی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ روس میں کافکا کا دوست دراصل کافکا کے ادبی پہلو کی نمائندگی کرتا ہے جو ایک وکیل کے طور پر کافکا کی کامیابی اور عورت کے لیے اس کے نئے جذبے کی وجہ سے زوال پر ہے۔ کہانی میں کشمکش یا تصادم دو فریقوں کے درمیان ایک ایسا رابطہ یا انسلاک ہے کہ جس کی تین علامتی شکلیں کہی جا سکتی ہیں۔ ایک مصنف کے طور پر اس کا کیریئر ہے جو اس سے پوری طرح یکسوئی اور دلی ارتکاز کا متقاضی بھی ہے اور اس کے جذبات اور احساسات اُس سے ایک عام سے آدمی کی سطح پر زندگی گزارنے کا مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ شادی کر کے اپنے خاندان کے ساتھ ایک عام آدمی کی سی زندگی بسر کرے۔ آخر میں، اپنے والد (یا کافکا کے اپنے لاشعور) کی حوصلہ افزائی پر، جارج نے دریا میں چھلانگ لگا کر اپنی زندگی اور اپنی مصیبت کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک شخص کا اس طریقے سے ڈوبنا اس پوری کہانی کی علامتوں کے پورے تصورات کو نمایاں

کرتا ہے۔ جیسا کہ کولرج نے قبلہ خان میں شاعرانہ تخلیق پر بحث کی ہے، اسی طرح کافکا بھی تخلیقی عمل کے سفر اور اس کی ممکنہ قیمت پر غور کرتا ہے۔

قانون سے پہلے:

قانون سے پہلے (Before the Law): یہ کہانی پہلے پہل ایک اقتباس کی صورت میں لکھی گئی تھی اور بعد میں اسے کافکا کے ناول "دی ٹرائل" میں ایک باب کے طور پر شامل بھی کیا گیا تھا۔ یہاں ایک آدمی اپنی ساری زندگی اور اپنی تمام دولت فقط اپنے لیے انصاف کے حصول کی خاطر قانون کا دروازہ کھولنے کے لیے صرف کر دیتا ہے۔ اس کہانی کو اس ناقص ناکامی کی تفسیر کے طور پر لیا جا سکتا ہے جو جدید انسان نے خود کو اور اس کے اداروں کو پایا۔ قانون علامتی طور پر ایک نظام یا حکم کی نمائندگی کرتا ہے جس کے ذریعے انسان اپنی زندگی میں نظم و ضبط لا سکتا ہے اور اس کے معنی تلاش کر سکتا ہے۔ پہلے یہ حکم یا قانون مذہب فراہم کرتا تھا۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی آمد کے ساتھ ہی مذہب پس منظر میں چلا گیا۔ تاہم، سائنس مذہب کی جگہ نہیں لے سکتی تھی کیوں کہ زندگی کے بارے میں بہت سے موضوعات اور سوالات تھے جن کا سائنس جواب نہیں دے سکتی تھی یا نہیں پائی۔ اس پس منظر میں انسانی ادارے ناقص، غیر منطقی اور نامکمل پائے جاتے ہیں۔ اس کہانی میں تنہائی، ناانصافی اور بے حسی کا موضوع حاوی و غالب ہے۔(۱۳)

دی بکٹ رائڈر۔ نیّر مسعود صاحب نے The Bucket Rider کا ترجمہ "بالٹی سوار" کے زیرِ عنوان کیا ہے۔ اس کہانی میں صاحبِ اختیار اور حاشیے پر موجود وسائل سے خالی عام آدمی کی زندگی اور خستہ حالی کو بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ جہاں ایک طبقہ متمول، صاحبِ ثروت، صاحبِ اقتدار ہے تو دوسرا طبقہ زندگی کے دن گِن گِن کے کاٹ رہا ہے اور موسم کی بے رحمی اور فطرت کی لاتعلقی اپنی جگہ قائم و دائم ہے اور خستہ حالوں اور خراب حالوں سے اُسے کیا مطلب؟ ایسی ہی صورتِ حال کا علامتی سطح پر اس کہانی میں اظہار ہوا ہے۔ یہاں ایک ایسے فرد کی انتہائی ناگفتہ بہ صورتِ حال کو آئینہ کیا گیا ہے جس پر سسٹم بھی نامہربان ہے اور فطرت بھی اپنے شکنجے کسے ہوئے ہے۔ خون جما دینے والا جاڑا اور عدمِ وسائل والے عام لوگ کہ جن کے پاس سردی سے بچنے کے لیے کوئلے تک نہیں موجود اور نہ ہی کوئلوں کی دست یابی کی کوئی رمق ہی باقی ہے۔ یہ نظام کا قہر ہی تو ہے جس کو علامتی انداز میں نہ صرف بے نقاب کیا گیا ہے بلکہ اُس پر سفاکانہ طنز بھی کیا گیا ہے۔ وسائل والوں کی اُن لوگوں کے ساتھ جو خالی ہاتھ اور خالی دامن ہیں، سے بے رُخی و بے اعتنائی کے ضمن میں کافکا کے افسانہ "بالٹی سوار" میں سے ایک اقتباس ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

"اُسے کچھ دِکھائی نہیں دیتا، کچھ سُنائی نہیں دیتا، لیکن پھر بھی وہ اپنے سینہ بند کی ڈوریاں کھولتی ہے اور مجھے ہنکا دینے کے لیے سینہ بند کو ہَوا میں گھماتی ہے۔ بد قسمتی سے وہ کامیاب ہو جاتی ہے۔ میری بالٹی میں عمدہ گھوڑے کی ساری خوبیاں موجود ہیں، سِوا مزاحمت کی قوت کے، وہ اس میں نہیں ہے۔ میری بالٹی بہت ہلکی ہے، اتنی کہ ایک عورت کا سینہ بند اسے ہَوا میں اُڑا سکتا ہے۔۔۔"خبیث عورت! میں نے تجھ سے فقط ایک بیلچہ بھر سب سے بد تر کوئلہ مانگا اور تو نے وہ بھی نہ دیا۔" اور یہ کہہ کر میں برف پوش پہاڑوں کے علاقے کی سمت پرواز کرتا ہوں اور ہمیشہ کے لیے کھو جاتا ہوں۔"(۱۴)

1916 کی شدید برف باری کے موسم کے دوران لکھا گیا افسانہ "دی بکٹ رائڈر" جسمانی اور روحانی صورتِ حال کے درمیان تصادم کی کھوج کرتا ہے۔ اس کہانی کا مرکزی کردار صرف اپنے آپ کو گرم رکھنے کے لیے اور جاڑے سے اپنی جان بچانے کے لیے کوئلے کی ایک بالٹی لینا چاہتا ہے لیکن چوں کہ اس کے پاس پیسے نہیں ہیں، اس لیے کوئلے کے تاجر کی بیوی اسے بھگا دیتی ہے۔ یہ کہانی اس جنگ کے دوران لکھی گئی تھی جس میں یورپ نے پہلی بار مکمل جنگ کی ہولناکیوں کا تجربہ کیا تھا۔ وسائل نایاب تھے، کوئلہ جنگی اور اسلحہ سازی کے مقاصد کے لیے استعمال ہو رہا تھا جس کے نتیجے میں عام لوگوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔ اس افسانے کے ذریعے کیپٹل ازم کی بھی گھناؤنی شکل کا پتا چلتا ہے کہ اگر کسی کے پاس پیسے نہیں ہیں تو وہ اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو سکتا ہے۔ مرکزی کردار کو برفیلے پہاڑوں میں پھینک دیا جاتا ہے جہاں غالباً وہ اپنی آخری سانسیں لیتا ہے۔ کافکا یہ کہنا چاہتا ہے کہ جو لوگ اختیارات سے محظوظ ہوتے ہیں یا لطف اندوز ہوتے ہیں یا یہاں تک کہ اس کی علامت سے بھی چھوٹے چھوٹے کاموں کے لیے شام کی درخواست کرنا بے کار ہے۔

کنٹری ڈاکٹر۔ کافکا کی اس کہانی کا نیّر مسعود صاحب نے "قصبے کا ڈاکٹر" کے زیرِ عنوان ترجمہ کیا ہے۔ اس میں کافکا ہی کے تین بہروپ سامنے آتے ہیں۔

کنٹری ڈاکٹر کی تشریح و توضیح اسی طرح کی جا سکتی ہے جس طرح دی ججمنٹ یعنی "فیصلہ" کی توضیح و تصریح کی گئی ہے۔ اِس کے تین مرکزی مرد کردار ہیں، ایک بوڑھا ڈاکٹر، ایک دُولھا اور ایک جوان لیکن شدید بیمار لڑکا۔ سرما کا موسم ہے، بوڑھے ڈاکٹر کو نوجوان لڑکے کی جان بچانے کے لیے شدید تکلیف کا سامنا ہے، لیکن وہ جانتا ہے کہ لڑکے کو جو زخم لگا ہے وہ گہرا ہے اور وہ شدید علیل ہے۔ Groom جو Rose کی عصمت دری کرتا ہے، نوکرانی مردانہ جنسیت اور Vitality کی علامت ہے۔ سوانحی نقطۂ نظر سے یا سوانحی تناظر میں، بُوڑھا ڈاکٹر خود کافکا کی نمائندگی کرتا ہے یا زیادہ واضح طور پر، کافکا کی ایک وکیل کے طور پر نمایندگی کرتا ہے۔ دولھا

Groom کا کردار کافکا کی دبی ہوئی جنسیت یا جنسی خواہش کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ کہانی 1916 میں لکھی گئی تھی اور اس وقت تک کافکا نے فیلیس باؤر کے ساتھ اپنی منگنی ختم کر دی تھی تاکہ وہ اپنے ادبی و تخلیقی کیریئر پر توجہ مرکوز کر سکے۔ زخمی لڑکا مصنف کافکا یا فکشن رائٹر کافکا کی نمائندگی کرتا ہے۔ اگرچہ اس لڑکے کا سرخ سرخ خون جوانی اور کمٹمنٹ کی نمائندگی کرتا ہے، پھر بھی کافکا کو ہمیشہ اپنی صحت کے بارے میں تشویش لاحق رہتی تھی۔ یہ کہانی انسان کی مانوس مشکلات اور مصائب و مسائل سے متعلق ہے لیکن متضاد طور پر ایک بہترین موڑ پر اور ایک اچھے نوٹ پر ختم ہوتی ہے کیوں کہ کافکا بہ حیثیت ایک فکشن رائٹر کے (ناول نگار، افسانہ نگار)، مصنف کافکا یعنی وہ اپنی دوسری تمام حیثیتیوں یعنی کافکا عاشق (دُولھا) اور کافکا وکیل اور کافکا (بوڑھا ڈاکٹر) کو زیر کرتا ہے۔(۱۵)

بعض ناقدین نے اس نظریے کو مسترد کر دیا کہ کافکا یا تو صیہونیت سے جڑا ہوا تھا یا وہ صیہونیت سے منسلک نہیں تھا۔ ان کی رائے ہے کہ کافکا اور صیہونیت کے بارے میں سچائی ان دو انتہاؤں کے درمیان میں کہیں موجود ہے۔ یہ سچ ہے کہ کافکا نے ایک دفعہ فیلیس باؤر کے ساتھ فلسطین منتقل ہونے پر غور کیا تھا، اور پھر ڈورا ڈائمینٹ کے ساتھ بھی اس نے اپنے اس ارادے کا اظہار کیا تھا۔ یہ بھی درست ہے کہ اس نے عبرانی زبان کی تعلیم بھی حاصل کی اور کالج فار سٹڈی آف جوڈزم میں بھی جاتا رہا، لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ اس کے کام کو اس کے عقیدے کے منسلک کر کے دیکھا اور پرکھا جائے۔ کافکا اور اس کے بعض ہم عصر مصنفین یہودی، چیک اور جرمن ثقافتوں کے متنوع اثرات کے زیرِ اثر لکھ رہے تھے اور اس طرح کی کثیر الجہتی ثقافتی صورتِ حال نے اس کے تخلیقی کام میں بھی کئی ایک جہات کو جنم دیا تھا۔ ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا چیز کافکا کو دیگر لکھنے والوں میں ممتاز مقام پر لا کھڑا کرتی ہے یا ایک عظیم ناول نگار اور کہانی کار بناتی ہے؟ مختلف ثقافتوں کے تال میل اور اُن کے متنوع اثرات نے ان کے کاسموپولیٹن نقطۂ نظر کی تشکیل کی اور وہ ایک نہایت گہری بصیرت رکھنے والے مصنف کے طور پر منصۂ شہود پر آئے۔ کثیر الجہتی ثقافتی صورت حال نے کافکا کی تحریروں کو ایک وسیع کائناتی نقطۂ نظر اور ماورائی مابعد الطبیعیاتی غور و فکر سے متصل بلندی کا معیار عطا کیا۔ فرانز کافکا اسی بلندی کی ایک شان دار اور عمدہ ادبی و تخلیقی مثال ہے۔

حوالہ جات

۱۔ فرانز کافکا۔ فرانز کافکا کے افسانے (مترجم نیّر مسعود)۔ کراچی: آج،۲۰۰۹ء۔ ص۷۔

۲۔ ایضاً۔ ص۹۔

۳۔ ایضاً۔ ص۱۲۔

۴۔ فرانز کافکا۔ کایاکلپ (مترجم منظور احمد)۔ لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۲۲ء۔ ص۷۔

۵۔ فرانز کافکا۔ پینل کالونی (مترجم منظور احمد)۔ لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۲۲ء۔ ص۶۔

۶۔ فرانز کافکا۔ امریکا (مترجم رحم الہاشمی)۔ لاہور: ادارہ اسالیب، ۱۹۸۴ء۔ ص۲۲۔

۷۔ فرانز کافکا۔ مقدمہ (مترجم مخمور جالندھری)۔ لاہور: مکتبۂ عالیہ، ۱۹۸۱ء۔ ص۱۷۔

۸۔ فرانز کافکا۔ قلعہ (مترجم مخمور جالندھری)۔ لاہور: مکتبۂ عالیہ، ۱۹۸۲ء۔ ص۱۳۔

9.Harold Bloom. Take Arms against a Sea of Troubles. New Haven & London. Yale University Press, 2020. P 356.

۱۰۔ فرانز کافکا۔ مقدمہ (مترجم مخمور جالندھری)۔ لاہور: مکتبۂ عالیہ، ۱۹۸۱ء۔ ص۱۹۔

پاول آئزنر کی رائے کا مخمور جالندھری نے اپنے مقدِمہ میں حوالہ دیا ہے۔ اِس ضمن میں مخمور جالندھری کا تحریر کردہ پیش لفظ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

۱۱۔ فرانز کافکا۔ پینل کالونی (مترجم منظور احمد)۔ لاہور: فکشن ہاؤس، ۲۰۲۲ء۔ ص ص ۹۴،۹۳۔

۱۲۔ فرانز کافکا۔ فرانز کافکا کے افسانے (مترجم نیّر مسعود)۔ کراچی: آج،۲۰۰۹ء۔ ص ۹۴۔

۱۳۔ ایضاً،۸۰۔

۱۴۔ فرانز کافکا۔ فرانز کافکا کے افسانے (مترجم نیّر مسعود)۔ کراچی: آج، ۲۰۰۹ء۔ ص ۵۳۔

۱۵۔ ایضاً۔ ص ۶۵۔

References

1. Franz kafka, franz kafka k afsany(mutrjam: nair masood), Karachi: aj,2009, page 7
2. Azeen, page 9
3. Azeen, page 12
4. Franz kafka, kayak lip(mutrjam: manzoor ahamad), Lahore: fiction house 2022, page 7
5. Franz kafka, penal colony(mutrjam: manzoor ahamad), Lahore: fiction house 2022, page 6
6. Franz kafka, amrica (mutrjam: rahm al hashmi), Lahore: idara asaleeb, 1984, page 22
7. Franz kafka, mukadma(mutrjam makmoor jalnderi), Lahore: makba alia 1981, page 17
8. Franz kafka, qala, (mutrjam makmoor jalnderi), Lahore: makba alia 1981, page 13
9. Harold Bloom. Take Arms against a Sea of Troubles. New Haven & London. Yale University Press, 2020. P 356

10. Franz kafka, mukadma, (mutrjam makmoor jalnderi), Lahore: makba alia 1981, page 19

11. Franz kafka, penal colony(mutrjam: manzoor ahamad), Lahore: fiction house 2022, page 93-94

12. Franz kafka, franz kafka k afsany(mutrjam: nair masood), Karachi: aj,2009, page 94

13. Azeen, page 80

14. Franz kafka, franz kafka k afsany(mutrjam: nair masood), Karachi: aj,2009, page 53

15. Azeen, page 65